ابوالعطاء کرم الدین

میں تم سے بڑا وہابی ہوں

اور

وہابیت دیوبندیوں کی نظر میں



تالیف

ابو الامام حاجی نواب الدین عفی عنہ گولڑوی



مکتبہ غوثیہ، تلہ گنگ روڈ، چکوال ضلع جہلم

خط و کتابت اور کتاب حاصل کرنے کا پتہ، حاجی نواب الدین گولڑوی محلہ چاہ لوہاراں، چکوال، ضلع جہلم
حاجی نواب الدین، ۱۔ شمس سٹریٹ۔ ۱۶ سعدی پارک، مزنگ، لاہور

ہدیہ پچاس پیسے یکصد حاصل کرنے والوں کے لئے ۲۵ پیسے فی نسخہ، ایک نسخہ درکار ہو تو ۵۰ پیسے کے ٹکٹ ارسال

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۞ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حضرات!: یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ آج کل پاکستان میں اور بیرون پاکستان جو نجدیت، خارجیت اور وہابیت کی زہریلی ہوا چلی ہوئی ہے یہ اہل سنت وجماعت کے خلاف ایک سوچی سمجھی منظم سازش ہے۔ جس نے عالم اسلام میں طوفان بدتمیزی پھیلا رکھا ہے۔ اور افسوس اس بات پر ہے کہ دیوبند کے جن اکثر و بیشتر علماء نے اس باطل مسلک کی مخالفت کی تھی۔ انہیں کے ماننے والوں نے اس وقت بھی ان نجدی اور غیر مقلدین کے ساتھ مل کر سواد اعظم اہل سنت وجماعت کو کافر و مشرک اور بدعتی کہا اور خود کو وہابی کہلانا پسند کیا اور ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی تائید کی اور آج کل بھی یہی ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہابی مذہب کی تمام دنیا کے علماء نے پہلے بھی اور آج بھی مذمت کی اور اس مذہب کے عقائد کو باطل قرار دیا۔ ملاحظہ ہو:۔

۱۔ "میں تم سے بڑا وہابی ہوں۔ تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان (محمد الیاس بانی تبلیغی جماعت) کی قبر اور حضرت کے حجرہ اور در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔" یہ الفاظ مولوی محمد ذکریا صاحب مصنف "تبلیغی نصاب" نے مولوی منظور احمد نعمانی صاحب کے ان الفاظ کے جواب میں کہے کہ "ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے یا یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے" سوانح مولانا یوسف ص۱۹۳۔

واضح ہو کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگ جوق در جوق عقیدۃً ان کی قبر اور ان کے حجرہ اور در و دیوار کی زیارت کی نیت سے آتے اور ان سے تبرک حاصل کرتے۔ ادھر مولوی الیاس صاحب کی خلافت و جانشینی کے بارے میں جب مولوی محمد ذکریا صاحب اور مولوی منظور احمد صاحب نعمانی کے مابین جھگڑا ہوا۔ (بحوالہ ہاتھی کے دانت ص۶۲)

کہو! ان کے وہابی ہونے میں اب بھی کسی کو کوئی شک و شبہ رہ گیا ہے۔

۲۔ "گو اب بھی یہاں بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بعض بیرونی علماء یہاں آکر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں۔ کہ یہ شخص (مولوی اشرف علی) وہابی ہے۔ اس کے دھوکے میں مت آنا۔ (اگر میں یہاں کانپور میں مولود، سلام و قیام

حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب کی قریباً تمام تصانیف کا بندہ نے مطالعہ کیا ہے۔ آپ نے جہاں بھی اولیاء کرام اور بزرگان دین کی تعریف و توصیف میں نام گنوائے ہیں محض دیوبند مسلک والوں کے اور خصوصاً مولوی عبدالرشید گنگوہی، سید احمد صاحب بریلوی اور مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے جنہوں نے برصغیر پاک و ہند میں وہابیت کی داغ بیل ڈالی۔ لیکن کہیں بھی حضرات خواجہ مہاروی، تونسوی، سیالوی، گولڑوی، میروی، مہاروی، شرقپوری، علی پوری، مغلپوری اور سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باہو اور مولانا احمد رضا خاں صاحب یا کسی اور [illegible] نے [illegible] فرمایا تھا کہ میں تو وہابی ہوں اور وہابی [illegible] [illegible] آپ [illegible] ہو گئے۔

نہ کروں) تو تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ ایسے مواقع پر کوئی حیلہ کر دیا کروں مگر اس کا ہمیشہ چلنا محال ہے۔ دوسرے یہ کہ صاف مخالفت کی جائے مگر اس میں نہایت شور و فتنہ ہے جس کی حد نہیں۔ دنیوی مضرت یہ ہے کہ اس میں جہلاء عوام سے ایذا رسانی کا اندیشہ ہے۔ دینی مضرت یہ کہ اب تک جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی ہے۔ سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی۔ اس بدگمانی میں کہ یہ شخص وہابی ہے اب تک پوشیدہ رہا (تذکرۃ الرشید ۱/۱۳۵) یہ الفاظ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو اس خط کے جواب میں لکھے جس میں پیر صاحب نے اسے لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ مجلس مولود وغیرہ میں جاتے ہو، قیام کرتے ہو، صلوٰتیں پڑھتے ہو۔ (کہو! کیسا رہا۔ ان کے وہابی ہونے میں اب بھی کوئی شک رہا۔ اور تقیہ بھی دیکھا۔)

اب ان کا اپنی زبانی اقرار وہابی ملاحظہ ہو:۔

۳۔ چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں جلیبیاں لائیں تو طالب علم نیاز دیئے بغیر کھا گئے۔ ہنگامہ شروع ہو گیا۔ حضرت والا (اشرف علی) کو اطلاع کی گئی۔ آپ تشریف لائے اور ایک دو طالب علموں کو تھپڑ لگائے۔ محلہ والے مطمئن ہو گئے۔ پھر چندہ جمع کر کے ان کی قیمت جمع کر دی۔ حضرت والا نے ان محلہ والوں کو سمجھا دیا کہ "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ نیاز فاتحہ کے لئے مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح ص۴۵) کچھ سمجھے۔

سنو! تجھ کو کہتی ہے خلق خدا غائبانہ کیا۔

۴۔ "میں (مولوی احمد علی شیرانوالہ) پکا حنفی ہوں۔ لاہور میں کئی رسمیں نکل آئی ہیں۔ قبروں پر سجدے ہوتے ہیں۔ قوالیاں ہوتی ہیں وغیرہ میں ان سب رسموں کی مخالفت کرتا ہوں تو یہ لوگ وہابی کہتے ہیں۔" (خدام الدین ۲۲ر فروری ۱۹۶۳ء)

اب ان حضرات کی زبانی محمد بن عبدالوہاب اور وہابیوں کی تعریف سنیئے:۔

۵۔ محمد بن عبدالوہاب بھی نہایت سچا اور پکا مسلمان اور متبع سنت تھا۔ (ارواح ثلاثہ ص۵۵)

۶۔ نجدی عقائد کے معاملے میں تو اچھے ہیں۔ (افاضات یومیہ ۲/۲۰)

۷۔ وہابی کے معنی ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبدالوہاب کا تابع اور موافق ہو۔ (افاضات یومیہ)

۸۔ وہابی اللہ والے کو کہتے ہیں کیونکہ وہاب اللہ کی صفت ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۳۲)

۹۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے وہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا۔ مگر اس کے مزاج میں تشدید تھی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۵۱)

۱۰- سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس عقیدہ فاسد ہے۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب سے ڈرتا ہے۔ (المہند ص۱۱)

۱۱- اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۰۵)

۱۲- عقائد میں سب مقلد اور غیر مقلد متحد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہیں۔ (" " ص۵۱۱)

حضرات! یہاں تک پڑھنے سے آپ نے یہ معلوم کر لیا ہوگا کہ دیوبندی حضرات حقیقتاً وہابی ہیں اور یہ لوگ تقیہ کئے ہوئے ہیں اور اپنے آپ کو سنی حنفی ظاہر کرتے ہیں۔ اب ان ہی کی زبانی تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو:-

دوسرا رُخ

افاضات یومیہ ۴۲۹/۱ میں ہے:

"(وہابیہ) عجیب فرقہ ہے۔ ان میں اکثر بے باک، گستاخ، دلیر ہوتے ہیں۔ ذرا خوف آخرت نہیں ہوتا۔ جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کر دیتے ہیں۔ شیعوں کی طرح ان لوگوں کا بھی تبرائی مذہب ہے۔"

المہند ص۱۱ میں ہے:

"ہمارے نزدیک ان وہابیوں کا وہی حکم ہے جو صاحب رد المختار نے فرمایا ہے۔ یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی۔ جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ ان کا حکم باغیوں کا ہے . . .

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے:

جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے

نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے، لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو مشرک ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی۔"

(دستخط: محمود حسن اول مدرس دیوبندی، مولوی اشرف علی، مولانا محمد احمد سابق مہتمم، مولوی حبیب الرحمٰن نائب مہتمم، مولوی عاشق الٰہی، مولوی کفایت اللہ مفتی و صدر جمعیۃ علماء)

مقدمہ فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری:

(ترجمہ عربی) "محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لیے کفر کا حکم لگانے میں اُسے کوئی باک نہ تھا۔"

"الشہاب الثاقب ص۴۲ میں ہے:

"صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءً تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اُس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت خیال کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل

وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہلِ عرب کو خصوصاً اس سے اور اس کے اتباع سے دلی بُغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ غرضیکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بے شک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں، تو ضرور ہونا چاہیئے۔ وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اسقدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔

صہ ۴۳ : اب مَیں چند عقائد وہابیہ کے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

۱ : محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جُملہ اہلِ علم و تمام مُسلمانان دیار مُشرک و کافر ہیں اور ان کا قتل کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

صفحہ ۴۵ ۲ : نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دُنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ (اس کے برعکس ہمارے اکابر نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں) جس کا جی چاہے آبِ حیات و ہدایۃ الشیعہ و اجوب الاربعین و لطائف قاسمیہ و زبدۃ المناسک وغیرہ رسائل میں دیکھ لیں۔

۳ : زیارتِ رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم و حضوریٔ آستانۂ شریفہ و ملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اسی نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے۔ لا تشد الرحال الا

صفحہ ۶۲ مساجد ان کا استدلال ہے۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ

تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں، تو صلوٰۃ و سلام ذاتِ اقدس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دُعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ صاحبو! ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس طائفہ باغیہ کے ہیں۔ وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کرتے رہتے ہیں۔ مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی سے خائف اور مَنْ زَارَنِی کے ہمیشہ عامل ہیں۔ ان جُملہ اکابر کو بارہا حضوریٔ حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانۂ نبوی پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکر نہ ہو، ان کا عقیدہ ہے کہ سفرِ زیارت قبرِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم افضل مستحبات میں سے ہے، بلکہ قریب واجب کے ہے۔ کیونکہ فخرِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اُس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی اور فرمایا ہے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے اور اُس آنے میں اُس کو محض زیارۃ ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کو شفیع ہوں۔

اور فرمایا کہ جو بعد انتقال میرے کے زیارت قبر شریف کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حالِ حیات میں میری زیارت کی ہو۔ پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اوّل اس کو حج کر لینا بہتر ہے، ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے۔ غرض جب عزم مدینہ کا ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جاوے، تا کہ مصداق اس حدیث کا ہو جاوے "کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آوے شفاعت

اُس کی مجد پر واجب ہو گئی۔" اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اوّل یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔ دوئم: یہ کہ امر عبادت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملے گا۔ سوئم: یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنتِ مؤکدہ کے طبقہ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے۔ چہارم: یہ کہ جو جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ وہ سب قابلِ اعتبار و عمل ہیں۔ ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔ پنجم: یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے صفحہ ۴ تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔ مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس سرہٗ صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہیئے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا ہے۔

ششم یہ کہ شفاعت حضرت رسولِ مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں کر کے گھڑت کرتے ہیں اور قریب قریب انکارِ شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

۴: شانِ نبوت و حضرت رسالتآب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانۂ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اور اپنی شقاوتِ قلبی اور ضعفِ اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں۔ ان

کا خیال ہے کہ رسولِ مقبولؐ کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ، معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد، کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخرِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

اب اس کے مقابلہ میں ان ہمارے حضرات اکابر کے اقوال و عقائد ملاحظہ ہوں۔ یہ جملہ حضرات ذاتِ حضور پُرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضاتِ الٰہیہ و میزابِ رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ہوں سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزار ہا آئینوں میں ہے۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیان میں ہے۔ یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اوّل ما خلق اللہ نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔ اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم شریک ہے۔ علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ارواح مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی جملہ مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداءِ عالم سے آخر تک کے مومنین کو ہے۔ علاوہ اس کے مومنین امت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اس کے اور بھی خاص

علاقہ ہے جو کہ اور آئمہ مومنین کو نہیں۔

ص۴۳ : کمالات روحیہ میں کوئی شخص حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مماثل اور متقارب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس باعتبار جسمِ اطہر کے اگرچہ آپ اولادِ آدم اور بنی آدم ہیں، لیکن باعتبار روح کے آپ سب کے امام اور باپ ہیں۔ باوجود اس کے بہ نسبت حضرۃ علیہ السلام کے جملہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ان کو کمالات جسمانیہ میں بھی خلائق میں یکتائی تھی اور ہے ...

ص۵۵ : ہمارے مقدس اکابر ہمیشہ اولیاء کرام و انبیاء عظام سے توسل کرتے رہتے ہیں اور اپنے مخلصین کو اس کی ہدایت کرتے رہتے ہیں۔

جس کو وہابیہ مثل شرک و ناجائز و حرام جانتے ہیں۔

۵ : ص۵۹ : وہابیہ اشغالِ باطنیہ و اعمالِ صوفیہ مراقبہ ذکر و فکر، و ارادت و مشیخت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں نے دیارِ نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اختلاط کیا ہوگا اس کو بخوبی معلوم ہوگا کہ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں۔ و مثل هذا اب غور فرمائیں اور ان مقدس اکابر کے احوال کی طرف توجہ فرمائیں۔ یہ جملہ حضرات طرقِ صوفیہ باطنیہ سے منسلک ہیں۔ ریاضت و دوام، فکر و ذکر ان کا شعار ہے۔ دونوں حضرات مولانا نانوتوی و مولانا گنگوہی قدس اللہ اسرارہما نے طرق رابعہ میں حضرت قطب العالم الحاج امداد اللہ صاحب تھانوی ثم مکی قدس اللہ سرہٗ العزیز سے بیعت کی اور اذکار و افکار اور قوی روحیہ میں اس

درجہ کو پہنچے کہ خلافت و خرقہ اپنے مرشدِ کامل سے علیٰ وجہ اتم و اکمل حاصل فرمائی۔

۶۱ امداد السلوک ص۳ میں ہے:

"ہر کہ را پیرے نباشد پیر او شیطان بود"

ص۸ : "بداں کہ سالک را شیخ کامل کہ رفیق طریق او بود ضرور باید"

ص۱۰ : "وہم مرید بر یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور ست اما روحانیت او دور نیست چوں این امر محکم داند و ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود چوں مرید در حل
ص۶۲ واقعہ محتاج شیخ بود شیخ را بہ قلب حاضر آورده بلسان حال سوال کند، البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالیٰ او را القا خواہد کرد، مگر ربط تام شرط است"

ص۹۲ : کیا وہ ان سب خیالات کو پیر پرستی وغیرہ نہیں کہتے۔ کیا وہ فنا و بقا و فنا الفنا و بقا البقا و چلہ کشی و مراقبات و اذکار و اشغال وغیرہ وغیرہ کو بدعت سیئہ و ضلالت خیال نہیں کرتے؟

" ۶ : وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے، چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجدیہ عرب اگرچہ
ص۶۳ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں، لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مذہب پر نہیں ہے، بلکہ وہ بھی

اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا مثل غیر مقلدین کے اکابر اُمت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول ہے۔ اور ہمارے اکابر ان امور میں بھی بالکل مخالف اس طائفہ کے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل اصولیہ و فروعیہ میں مقلد ہیں۔ آئمہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں، چنانچہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے لطائف قاسمیہ میں اور مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے سبیل الرشاد میں اس کو مفصل طور پر لکھا ہے اور ایک رسالہ وجوب تقلید شخصی میں لکھا ہے اور "الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح" بیس رکعات ہیں جسے غیر مقلدین بدعت عمری وغیرہ الفاظ شنیعہ کے ساتھ یاد کرتے ہیں لکھا ہے۔ اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ قرأت خلف الامام میں توثیق الکلام فی الانصاف تحریر فرمایا ہے اور دو رسالے (تراویح بیس ہیں) مصباح التراویح اور الحق الصریح فی عدد رکعات التراویح تصنیف فرمائے۔

ص۶۴ ؛ فتاویٰ رشیدیہ میں متعدد مقامات پر حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا اور ان کے اقتداء کو مکروہ کہا کہ سلف صالحین و آئمہ مجتہدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے فسق عائد ہوتا ہے۔

۸ ص۶۴ ؛ علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استویٰ ظاہری اور جہالت وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ مگر یہ مقدس بزرگوار ان سب آیات و احادیث میں مثل

سلف یعنی لوازم حدوث و جسمیت توقف فرماتے ہیں اور یا مثل خلف ان کی تاویلات جائز فرماتے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس مستمد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور یہ حضرات نہایت تفصیل فرماتے ہیں۔

۹ ؛ ص۶۶ وہابیہ تمباکو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اُس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں سے شمار کرتے ہیں۔ ان جہلاء کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمباکو استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔ ان حضرات کا خیال دیکھئے، تو یہ جملہ بزرگان دین تمباکو کے استعمال پر سوائے کراہت تنزیہی و خلافِ اولیٰ دوسرا کوئی حکم نہیں فرماتے ہیں اور بعض بعض حضرات بوجہ ضرورت خود استعمال فرماتے ہیں، چنانچہ متعدد فتاویٰ اور تصانیف میں یہ امر شائع ہو چکا ہے۔

۱۰ ؛ ص۶۷ وہابیہ امرِ شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں، حالانکہ یہ اکابر ظاہراً و باہراً تحقیق اور ثبوت شفاعت کے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قائل ہیں اور اقسامِ خمسہ مذکورہ کتب کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاً اور عموماً ثابت مانتے ہیں اور زائر کو حکم کرتے ہیں کہ بوقت حضوری بارگاہِ مصطفوی اس کا سوال کرے۔

۱۱ ؛ وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں اور

یہ حضرات یہ فرماتے ہیں کہ علم احکام وشرائع وعلم ذات وصفات و افعال جناب باری عزّ اسمہٗ و اسرار حقائق کونیہ وغیرہ وغیرہ میں حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مرتبہ ہے کہ نہ کسی مخلوق کو نصیب ہوا اور نہ ہوگا۔ علم اور ماسوا اس کے جتنے کمالات ہیں سب میں بعد خداوند کریم عزّ اسمہٗ مرتبہ حضور علیہ السلام کا ہے۔ علوم اوّلین و آخرین سے آپ مالا مال فرما گئے ہیں۔ کوئی بشر، کوئی ملک کوئی مخلوق آپ کے ہم پلہ علوم اور دیگر کمالات میں نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ آپ سے افضل ہو۔ ہاں البتہ احاطہ جملہ جزئیات وکلیات کونیہ کا مخصوص بجناب باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ ہے۔ وہی علام الغیوب والشہادت ہے۔

۱۲ : وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کو بھی بُرا سمجھتے ہیں اور یہ جملہ حضرات نفس ذکر ولادت شریفہ کو جبکہ بروایات معتبرہ ہو مندوب اور مستجب برکت فرماتے ہیں۔ البتہ ان قیود کو منع کرتے ہیں جن کو جہلاء نادان نے زیادہ کرکے لازم ٹھہرا لیا ہے اور ان کی وجہ سے شرعاً کوئی قباحت پیدا ہو۔

صاحبان! آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند امور ذکر کر دیئے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علماء حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے جبکہ اُنہوں نے غلبہ کرکے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے ہزاروں کو تہ تیغ کرکے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت لیذائیں پہنچائیں۔ بارہا ان سے مباحثے ہوئے۔ ان سب اُمور میں ہمارے اکابر

ان کے سخت مخالف ہیں۔ پس تو ہب اور وہابیت کا الزام لگانا ان پر سخت افتراء اور بہتان بندی ہے :

دیکھا حضرات! علماء دیوبند کی دو رُخی۔ پیر صاحب تو وہابی کہلوانا پسند کرتے ہیں اور وہابی کی تعریف عمدہ عقائد والے کرتے ہیں اور مرید مُحمّد وہابیہ کو ظالم وباغی خونخوار اور فاسق شخص لکھتا ہے اور ان کے متبعین کو گمراہ ۔:۔

خداوندا یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

قارئین کرام! آپ نے محمد بن عبد الوہاب نجدی اور وہابیوں کے عقائد باطلہ علماء دیوبند کے لکھے ہوئے پڑھے جو یقیناً عقائد اہل سنت وجماعت کے سراسر خلاف ہیں۔ لہٰذا اب جبکہ اس پُرفتن دور میں خارجیت، نجدیت اور وہابیت کی مسموم ہوا درون ملک اور بیرون ملک چلی ہوئی ہے اور کروڑوں روپے باطل عقیدے کی کتابیں لوگوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہیں اور ایک منظم سازش کے ذریعہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مسلک حقہ کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور موصوف کے اردو ترجمہ قرآن مجید کا داخلہ جو عشق ومحبت سے لبریز ہے خلیجی ریاستوں اور سعودی عرب میں ممنوع قرار دیا جا رہا ہے تو ہر سنی مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مسلک حقہ کی حفاظت کے لئے میدانِ عمل میں نکل آئے اور ان وہابیوں کے باطل عقیدوں سے لوگوں کو روشناس کرائے اور ان بد مذہب بہروپیوں کی نقاب کشائی کرے جو اہل سنت وجماعت کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس طرح خود بھی ان کے فتنہ سے بچے اور اپنے اہل وعیال واحباب کو بھی بموجب فرمان خداوندی قُوٓا اَنفُسَکُم وَاَھلِیکُم نَاراً۔ (خود کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ) ان تمام بدمذاہب لوگوں سے دور رکھے۔ مزید تفصیل درکار ہو تو بندہ کی تالیفات، فتنہ وہابیت، فتنہ نجدیت، فتنہ معتزلہ، فتنہ خارجیت وغیرہ ملاحظہ ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک ارحم الراحمین۔

احقر العباد: ثواب الدین عفی عنہ گوڑوی۔ چکوال
(۴، ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ)

ابوالامام حاجی نواب الدین کی تصانیف

گلدستہ عقیدت
اس کتاب میں نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت معجزات کی روشنی میں دیا گیا ہے اور علماء دیوبند واہلحدیث کے مکاشفات بطور کرامات بیان کئے گئے ہیں۔ ہر مکتب فکر کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہدیہ : ۵ روپے

عقائد سنیہ مہریہ
اس کتاب میں عقائد حقہ اہل سنت وجماعت حضور اعلیٰ گولڑوی قدس سرہٗ کی تحریرات سے جمع کئے گئے ہیں۔ اور تمام اختلافی مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔ ہدیہ : ۴ روپے

موازنہ تراجم قرآن
اس کتاب میں مختلف مکاتیب فکر کے اردو تراجم کا موازنہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے کیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صرف یہی ایک ترجمہ ہے جو قرآن کے مفہوم کو کما حقہٗ بیان کرتا ہے اور اس میں حفظ مراتب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ہدیہ : ۳ روپے

روپ بہروپ
اس کتاب میں منافقین کا کردار "غزوات میں" بیان کیا گیا ہے اور ان کے نفاق کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ جو وہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کرتے رہے۔ اور ان منافقین کی چودہ سو سالہ تاریخ کی نقاب کشائی کی گئی ہے اور ان کے تمام چہروں سے پردہ ہٹایا گیا ہے۔ ہدیہ : ۴ روپے

دو رخی
اس کتاب میں علماء دیوبند کی متضاد عبارات بلاتبصرہ پیش کی گئی ہیں۔ اور ان کی دو رنگی پالیسی کو عیاں کیا گیا ہے۔ ایک عالم جس عقیدے کو شرک قرار دیتا ہے۔ دوسرا اسی کو عین توحید۔ ایک عالم جس عقیدے کو کفر قرار دیتا ہے دوسرا اسی کو عین اسلام۔ اسی طرح ایک عالم ایک عمل کو بدعت کہتا ہے تو دوسرا اس کو عین ایمان جانتا ہے۔ یہ کتاب بہت معلوماتی ہے۔ اس میں ان کے عقائد واعمال کا خوب پوسٹمارٹم کیا گیا ہے۔ مقررین حضرات کے لئے خزینہ بے بہا ہے۔ ہدیہ : ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ

حاجی نواب الدین۔ ۱۔ شمس سٹریٹ۔ ۱۶۔ اسعدی پارک مزنگ۔ لاہور